حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے چودہ سو پینتیس (۱۴۳۵)
ملفوظات وارشادات کا قابل قدر مجموعہ

ملفوظات
کمالاتِ اشرفیہ

حضرت حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ان ملفوظات کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس خاص میں بیٹھے سُن رہے ہیں، چنانچہ مشاہدہ ہے اور ہزاروں کا تجربہ ہے کہ حضرت حکیم الامت قدس سرہ العزیز کے ملفوظات و مواعظ پڑھنے والوں کی زندگی میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور ایمان میں تازگی اور اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملفوظات
کمالاتِ اشرفیہ

مکتبہ تھانوی
مولوی مسافر خانہ
ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۱
فون ۴۴۴۰۰۹۲، ۴۴۴۴۶۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان فی قصصهم عبرة لأولی الألباب

ان (انبیاء وامم سابقین) کے قصہ میں سمجھدار لوگوں کے لئے (بڑی) عبرت ہے۔

ملفوظات

کمالات اشرفیہ

حضرت حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ان ملفوظات سے ایسے ایسے مسائل حل ہوتے ہیں کہ بڑی بڑی کتابوں اور بڑے بڑے عالموں سے بھی حل ہونا مشکل ہے اس کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس خاص میں بیٹھے سُن رہے ہیں، چنانچہ مشاہدہ ہے اور ہزاروں کا تجربہ ہے کہ حضرت حکیم الامت قدس سرہ العزیز کے ملفوظات و مواعظ پڑھنے والوں کی زندگی میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور ایمان میں تازگی اور اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے گناہوں اور غفلت کے تدارک کے لئے بہت ہی آسان صورت نظر آنے لگتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی امیدیں قوی تر ہو جاتی ہیں۔ یہ بات ان شاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر طالب خود محسوس کریگا

بانی ادارہ: حافظ عبد المنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قرآن کریم اور اسلامی کتب کا مرکز

مکتبہ تھانوی

مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ا

فون ۷۷۷۰۹۴، ۷۷۷۶۲۰، ۷۷۷۷

شخص بیمار ہوا اور دل کو پریشان پائے اس کے حق میں یہ مرض مصیبت ہے اور اگر دل پریشان نہیں بلکہ صابر و شاکر ہے تو یہ ہرگز مصیبت نہیں بلکہ موجب رفع درجات ہے۔

(۵۱۵) فرمایا کہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر ہیں آپ کے ایک مرید نے دریافت کیا کہ حضرت آپ کا کون سا مقام ہے کیا آپ غوث ہیں آپ نے فرمایا نزہ شیخک عن الغوثیہ یعنی اپنے شیخ کو مرتبہ غوثیہ سے برتر سمجھو۔ پھر اس نے عرض کیا کہ پھر آپ قطب ہیں۔ نزہ شیخک عن القطبیۃ یعنی اپنے شیخ کو مرتبہ قطبیہ سے برتر سمجھو۔ پھر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمام ارواح اولیا کو جمع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جو جس کا جی چاہے مانگے۔ ہر ایک نے جو اس کے دل میں تھا عرض کیا۔ کسی نے مرتبہ غوثیہ طلب کیا کسی نے مرتبہ قطبیت۔ یہاں تک کہ نوبت مجھ تک پہونچی تو میں نے عرض کیا۔ رب انی ارید ان لا ارید واختار ان لا اختیار یعنی الٰہی میں یہ چاہتا ہوں کہ کچھ نہ چاہوں اور یہ تجویز کرتا ہوں کہ کچھ تجویز نہ کروں فاعطانی مالا عین رءت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر من اہل ھذا العصر پس مجھے وہ چیز عنایت ہوئی جو اس زمانہ والوں میں سے نہ کسی کی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کے کان نے سنی اور نہ کسی کے دل پر گذری۔ اس سے معلوم ہوا کہ شیخ اپنے مرید کے تسلی کے لئے اپنے مقام کی اطلاع دے سکتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تفویض نہایت اعلیٰ مقام ہے۔

(۵۱۶) فرمایا کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی قبول ہو جاتا ہے اور اخلاص بھی نہ ہو تو خالی الذہن ہو کر بھی عمل مقبول ہو جاتا ہے۔ خالی الذہن کے معنی یہ ہیں کہ نہ دکھاوے کی نیت ہو نہ خدا کے لئے نیت ہو۔

(۵۱۷) فرمایا کہ اصل ریا دل میں ہوتی ہے۔ ہاں صورت ریا جائز ہے۔

(۵۱۸) فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو جگہ خیلا (تفاخر) جائز ہے ایک صدقہ میں دوسرے عدو دین کے مقابلہ میں۔

(۵۱۹) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کو قطاۃ پرندہ کے گھونسلے کے برابر بھی کوئی مسجد بنا دے تو اس کے لئے جنت میں گھر بنے گا۔ اگر یہ شبہ ہو کہ اتنی چھوٹی مسجد مسجد ہی نہ ہوگی تو اگرچہ اس کا یہ جواب ہو سکتا ہے کہ تمام اہل زبان میں مبالغہ کلام کا حسن سمجھا جاتا ہے۔ مگر حدیث کا دوسرا مطلب بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے مسجد میں مثلاً سہ رد کے جس سے عمارت

مسجد میں سے اس کے حصہ میں گھونسلہ کی برابر جگہ آئی تو اس کو بھی جنت میں پورا ملے گا گھر اگرچہ اس نے پوری مسجد نہیں بنائی پس اگر کسی نے خدا کی راہ میں ایک پیسہ بھی دیا تب بھی نجات کے لئے ویسا ہی کافی ہے جیسا کہ ہزار دو ہزار۔

(۵۲۰) فرمایا کہ غربا کے چندہ کی قدر کرنی چاہئے اور ان پر ہنسنا نہیں چاہئے کیونکہ یہ بڑا جرم ہے تعزیرات الٰہیہ کا۔ لقولہ تعالیٰ والذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جهدهم فیسخرون منهم سخر الله منهم ولهم عذاب الیم۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے چندہ کی ترغیب دی تھی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تو اتنا لائے کہ اٹھ بھی نہ سکا اور ایک صحابی جو کے دانے لائے بس منافقین دونوں پر ہنسے ایک کو ریاکار بنایا ایک کو بے شرم۔

(۵۲۱) فرمایا کہ تفسیر مظہری میں ایک حدیث قدسی نقل کی ہے کہ مجھے اپنے مقبول بندے کو چھیڑنے پر ایسا غصہ آتا ہے جیسے شیر کے بچوں کو چھیڑنے پر شیر کو ؎

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات — با درد کشاں ہر کہ درافتاد برافتاد

ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد — تا دل صاحبدلے نامد بدرد

چنانچہ ایک ایک مقبول بندے کے ستانے پر شہر کے شہر تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

(۵۲۲) فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا و استغفار اس وقت مفید ہو سکتی ہے کہ گناہ کرنے والا خود بھی توبہ کرنا چاہے۔

(۵۲۳) فرمایا کہ دیکھو حق تعالیٰ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ دین کے کاموں میں خرچ کرنے کو فی سبیل اللہ یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا کہا۔ معاذ اللہ کیا اس میں کوئی خدا کا نفع ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ خرچ واقع میں فی سبیل انفسکم ہے اس لحاظ سے تو اگر یہ قانون کر دیا جاتا کہ صدقہ اس شخص کا قبول ہوگا جو پہلے اتنی فیس داخل کرے تو ہم کو فیس دے کر خرچ کرنا چاہئے تھا کیونکہ ہمارے نفع کا کام تھا۔ مگر افسوس آجکل مسلمانوں کو بنکوں میں تو روپیہ داخل کرنے کی ہوس ہے اور خدا کے پاس جمع کرنے کی ہوس نہیں۔

(۵۲۴) فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے من سنّ سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا۔ یعنی بانی (ابتدا کرنے والے) کو بہت زیادہ ملتا ہے۔ اگر بعض کو یہ شبہ ہو کہ ہم تو چندہ میں ابتدا نہیں کر سکے ہم کو یہ ثواب نہ ملے گا تو سمجھو کہ جب مجمع میں چندہ ہوتا ہے تو ہر ایک دوسرے کے لئے بانی ہو